بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزانہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ - ۲۵ ظہور ۱۳۴۹ ہش - ۲۵ اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۹۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقین اور معرفت کے نتیجہ میں قوت اور شجاعت پیدا ہوتی ہے

یقین موت کو بھی آسان کر دیتا ہے اِسی لئے شہادت کی موت سہل ہے

(۱) "یقین ایک ایسی شئے ہے جو انسان کو ایک قوت اور شجاعت عطا کرتا ہے۔ یقین معلومات سے بڑھتا ہے اور جب معلومات وسیع ہوں تو یقین کی قوت سے ایک ماتحت اپنے افسر کے سامنے اپنے مقصد کو بیان کرنے سے نہیں ڈرتا۔ لیکن اگر معلومات کم ہوں تو یقین میں بھی ایک قسم کی کمزوری ہوگی اور پھر خواہ وہ افسر بھی ہو تو اسے بھی دبنا پڑتا ہے۔ یہ صحیح بات ہے کہ زندگی اور طاقت تب پیدا ہوتی ہے جب پورا علم ہو۔ اس وقت انسان اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالتا ہوا بھی پرواہ نہیں کرتا جیسے صحابہؓ جو یقین اور معرفت کے نور سے بھر کر دل میں ایک قوت اور شجاعت رکھتے تھے وہ بادشاہوں کے سامنے کس دلیری سے جا بولے۔ یقین ایسی چیز ہے جو موت کو بھی آسان کر دیتا ہے اسی لئے شہادت کی موت سہل اور آسان ہے۔ اگر ایک سچے مسلمان کو قتل کی دھمکی دی جاوے تو وہ قتل اس کو سہل معلوم ہوگا۔ یقین ایک روحانی مُسکن ہے۔ شہادت کی موت والا دنیا اور طولِ امل کو طاق پر رکھ دیتا ہے۔ غرض انسان کو یقین حاصل کرنا چاہیئے اس سے پہلے کہ وہ فلسفہ اور طبعیات میں ترقی کرے ؎

اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں ٭ حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

جس نے حکمتِ ایمان نہیں پڑھی وہ مُردہ پرست ہی رہا۔"

(۲) "جوں جوں انسان بڈھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پروائی کرتا جاتا ہے یہ نفس کا دھوکا اور سخت غلطی ہے جو موت کو دُور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے لیکن آخر عمر میں آکر سخت ہو گئے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ نفس دھوکا دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دُور ہے حالانکہ بہت قریب ہے۔ موت کو قریب سمجھو تا کہ گناہوں سے بچو۔"

ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۵-۲۹۶)

اخبارِ احمدیہ

٭ ربوہ ۲۴ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ آخری اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ٭

٭ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی جو ان دنوں ایبٹ آباد میں مقیم ہیں کی طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے۔ بار بار ضعف کے دورے ہوتے رہتے ہیں۔ احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین ٭

٭ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ چند دن کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ پہلے محمد آباد اسٹیٹ میں مجالس خدام الاحمدیہ حیدر آباد ڈویژن کے اجتماع کا افتتاح فرمائیں گے اس کے بعد حیدر آباد اور کراچی تشریف لے جانے کا بھی پروگرام ہے ٭

(قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

٭ محترم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کا لاہور میں مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۷۰ء کو اپریشن ہوا ہے۔ وہ بہت زیادہ بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کو کینسر کا شبہ ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار نور الحق ایم۔ این۔ سٹینڈیکیٹ)

٭ مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب وسیم ایم۔ اے ابن مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے لندن یونیورسٹی کا پوسٹ گریجوایٹ سرٹیفکیٹ ان ایجوکیشن کا امتحان منعقدہ جون ۱۹۷۰ء پاس کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ آمین ٭

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء بروز اتوار ملاقات نہ ہوگی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ ظہور ۱۳۴۹ ہش

قربانی

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق جو اسلام کی بنیادی کتاب ہے شروع ہی میں سورہ بقرہ کا آغاز کرتے ہوئے پہلی بات جو کہی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین

ان الفاظ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ جس قانون کی بنیاد کلام اللہ پر ہے اس کی واضح ترین صفت یہ ہے کہ یہ کتاب بطور ہدایت کے نازل ہو رہی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ متقین کی ہدایت کے طور پر نازل ہوئی ہے۔

اس سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام میں قطعاً جبر کی ملاوٹ نہیں اور اللہ تعالیٰ کسی ایسے ایمان کو ہرگز قبول نہیں کرتا جس میں کسی مرحلہ پر بھی جبر کا شائبہ پایا جاتا ہو۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسے ایمان کی قطعاً کوئی قیمت نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت یا خون درکار نہیں بلکہ وہ تو اس نیت کو دیکھتا ہے جس نیت سے یہ قربانیاں دی جاتی ہیں۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جو لوگ فی سبیل اللہ جان و مال قربان کرتے ہیں ان کی قیمت اس خلوص اور نیک نیتی پر منحصر ہے جس سے وہ جان و مال اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی جبر کے زیرِ اثر قربانی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی قربانی قبول نہیں ہوتی خواہ بظاہر وہ قربانی کتنی بھی بھاری بھرکم ہو اسی طرح اللہ تعالےٰ نے ظاہرداری کے لئے قربانی کی نفی کی ہے۔ راہِ خدا میں نیک نیتی سے ایک پیسہ خرچ کرنا دس لاکھ یا کروڑ روپیہ سے زیادہ قیمتی ہے جو ظاہرداری کے لئے یا کسی اور بیرونی جذبہ کے زیرِ اثر دیا جاوے۔

خواہ اسلامی قانون پبلک ہو یا پرسنل اس کی حقیقی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ اس لئے دونوں میں تفریق کرنا اسلام کو سخت نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ کوئی مسلمان اس وقت تک اسلامی قانون پر حقیقی عمل نہیں کر سکتا جب تک اس کے دل میں تقویٰ اللہ نہ ہو اسلام محض ظاہری اعمال کو کوئی وقعت نہیں دیتا۔ اور کسی ملک کا ایسا قانون بنانا جس میں ظاہرداری پر خاص توجہ دی گئی ہو اسلام کے ساتھ دشمنی ہے۔ کیونکہ اکثر دینی جماعتیں اسی لئے تباہ ہوئی ہیں کہ انہوں نے شریعت کے ظاہر پر تو عمل کیا مگر اس کی رُوح کو مُردہ بنا دیا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا کہ

فریسی جو کہتے ہیں ان کو مانو مگر ان جیسے اعمال اختیار نہ کرو۔

مطلب یہ ہے کہ شریعت کے احکام جو وہ بیان کرتے ہیں وہ تو صحیح ہیں لیکن وہ خود ان پر کماحقہٗ عمل نہیں کرتے اور اگر کرتے ہیں تو صرف ظاہرداری سے کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کا نمونہ عمل دین کے منافی ہے اور وہ اس قابل نہیں ہے کہ اس کو زندگی کا لائحہ عمل بنایا جائے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے احکام بظاہر تو ٹھیک ہوتے ہیں لیکن ان پر عمل کرنے میں فرق پڑ جاتا ہے۔ جو لوگ ان پر دل سے اور تقویٰ سے عمل کرتے ہیں وہ تو ٹھیک کرتے ہیں مگر جو لوگ صرف دکھاوے کے لئے عمل کرتے ہیں وہ دین کو ضرر پہنچاتے ہیں۔

قرآن کریم نے اس فرق کو کئی کئی طریقوں سے واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ محض بکرے اور مویشی کی قربانیاں کر کے اللہ تعالےٰ کو خوش نہیں کیا جا سکتا جبکہ نیت صاف نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کو قربانی کا گوشت اور خون درکار نہیں بلکہ اس کو تو وہ تقویٰ درکار ہے جس سے وہ قربانیاں کی جاتی ہیں۔ یعنی اللہ تعالےٰ اس تقویٰ کا خریدار ہے جو ان قربانیوں کے پیچھے کام کر رہا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص لاکھوں روپیہ دین کی اشاعت کے لئے خرچ کرتا ہے اور اس کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ اس کا نام ہو کہ فلاں شخص نے اتنا روپیہ دیا ہے تاکہ لوگوں میں وہ بڑا مخیّر مشہور ہو اور اس کا وہ دنیاوی فائدہ اٹھائے۔ ایسی قربانی اللہ تعالےٰ کے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتی ؂

حدیث الرسول

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ مَسِیْرِہٖ، فَقَالَ لِیْ: "اَمَعَکَ مَآءٌ"؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِہٖ فَمَشٰی حَتّٰی تَوَارٰی فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ ثُمَّ جَآءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَیْہِ مِنَ الْاِدَاوَۃِ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ وَعَلَیْہِ جُبَّۃٌ مِّنْ صُوْفٍ، فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّخْرِجَ ذِرَاعَیْہِ مِنْھَا حَتّٰی اَخْرَجَھُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّۃِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَیْہِ وَمَسَحَ بِرَاْسِہٖ، ثُمَّ اَھْوَیْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّیْہِ فَقَالَ: "دَعْھُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُھُمَا طَاھِرَتَیْنِ"، وَمَسَحَ عَلَیْھِمَا۔

(بخاری کتاب اللباس باب لبس جبۃ الصوف فی الغزو ص ۸۶۳ ج ۲)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات سفر میں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے پوچھا کیا پانی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ جی حضور ہے۔ چنانچہ آپؐ سواری سے اترے۔ اندھیرے میں اتنی دُور گئے جہاں سے آپ نظر نہیں آتے تھے۔ قضائے حاجت کے بعد آپ واپس تشریف لائے اور وضو کرنے لگے۔ میں لوٹے سے پانی ڈالنے لگا۔ منہ دھونے کے بعد جب آپ ہاتھ دھونے لگے تو جُبّہ کی تنگ آستینیں پیچھے نہ ہٹ سکیں اس لئے آپ نے جُبّہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر انہیں دھویا پھر سر کا مسح کیا۔ آپؐ نے پاؤں میں موزے پہن رکھے تھے اس لئے میں جھکا کہ آپ کے موزے اتاروں تو آپ نے فرمایا رہنے دو میں ان پر مسح کروں گا کیونکہ میں نے پاؤں دھو کر انہیں پہنا تھا۔

اطفال کو ترجمہ بھی یاد کروائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک کے مطابق جو اطفال سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کر چکے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ ان آیات کا ترجمہ بھی یاد کریں۔ والدین اور عہدیدارانِ مجالس سے درخواست ہے کہ ایسے اطفال کو ترجمہ سکھانے کا مناسب انتظام فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قسط ۳

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی بلند شان

آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں!

(سلطان احمد پسیر کوٹی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دین اسلام کے پھیلانے میں ہر قسم کی قربانیاں کیں۔ اگر اس میں دشمن روک بن کر کھڑا ہوا تو تلوار لے کر باہر نکل آئے۔ اور جب تک دشمن کو رستہ سے ہٹا نہ لیا گھروں کو واپس نہ ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس برگزیدہ گروہ نے پیاسی روحوں تک صحت بخش جام بھی پہنچایا۔ اور اس طرح تاریکیوں میں پڑی ہوئی روحوں کو نور سے منور کیا اور انہیں خدائے واحد کے قدموں میں لا ڈالا اللہ تعالیٰ صحابہؓ کی اسی صفت کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝
فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝
وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝
فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝
عُذْرًا اَوْ نُذْرًا

(مرسلات آیات ۲ تا ۷)

میں شہادت کے طور پر اُن ہستیوں کو پیش کرتا ہوں جو پہلے آہستگی سے چلائی جاتی ہیں۔ پھر وہ تیزی سے چلنے لگ جاتی ہیں اور میں دنیا میں پھیلا دینے والی ہستیوں کو بھی شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں اور حق و باطل میں فرق کر دینے والی ہستیوں کو اور خدا کا کلام سنانے والی ہستیوں کو اس غرض سے بھی کہ لوگوں پر حجت تمام ہو جائے اور اس غرض سے بھی کہ لوگوں کو ہوشیار کر دیا جائے۔

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ صحابہ کرام کا گروہ گو اب قلیل تعداد میں ہے اور وہ اسلام کو آہستگی سے پھیلا رہا ہے لیکن عنقریب انہیں طاقت مل جائیگی۔ اور یہ طاقت کے مل جانے پر سست ہونے کی بجائے اور زیادہ جوش اور ولولہ سے اشاعتِ اسلام میں لگ جائینگے ان کی ترقی تیز ہو جائے گی اور اپنے مقصد کے حصول میں یہ اس وقت تک لگے رہیں گے جب تک کہ وہ اسے حاصل نہ کر لیں۔ یہ حق و باطل کے درمیان فرق کر کے دکھلا دیں گے اور خدا تعالیٰ انہیں اپنے الہام و کلام سے بہرہ ور کرے گا۔

فرمایا۔ یہ لوگ معروف کو لیکر آئے آئے ہیں اور معروف کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے باطل مٹ جاتا ہے۔ پھر یہ لوگ حق کو دُور دُور تک پہنچا رہے ہیں۔ ان کی زندگیاں حق و باطل میں فرق کا ایک نمونہ ہیں۔ یہ کلام اللہ کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ لوگوں کو خدا کے قدموں میں لانے میں دن رات مشغول ہیں۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝
فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝
فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝
فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝

ہم ان ہواؤں کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو بادلوں کو اُڑائے پھرتی ہیں پھر بارش کا بوجھ اٹھا لیتی ہیں اور آخر ہمارے حکم یعنی بارش کو زمین میں تقسیم کر دیتی ہیں۔

ان آیات میں صحابہؓ اور ان کی تبلیغی جدوجہد کو ہواؤں سے مشابہت دی گئی ہے اور فرمایا ہے کہ صحابہ حق یعنی قرآن کریم کے پانی کو چاروں طرف اڑا کر لے جائینگے اور اس طرح اسے دُور دُور تک پہنچائینگے۔ پھر یہ حق کے بوجھ کو اٹھا کر نہایت سہولت اور وقار کے ساتھ دوسرے ملکوں میں لے جائیں گے اور وہاں اس کو پھیلائیں گے نیز احساسِ بوجھ سے کوئی تکلیف محسوس نہیں کریں گے بلکہ بطیبِ خاطر اس فرض کو سرانجام دیں گے۔ اس کے نتیجہ میں اُن کی تبلیغی جدوجہد دن بدن مضبوط ہوتی جائے گی اور کثرت سے لوگ انکی تبلیغ کے نتیجہ میں ہدایت پائیں گے۔ لوگوں کے دلوں پر اسلام کا سکہ بیٹھ جائے گا اور کفر کمزور ہو جائے گا۔

ان آیات میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ صحابہؓ ایک مرکز سے وابستہ رہیں گے اور مرکزی ہدایات کے ماتحت وہ پیغامِ حق کو دوسرے علاقوں میں لے کر جائیں گے اور مرکز کی ہدایت کے ماتحت ہی جہاں جہاں ضرورت ہوگی وہ اس کی اشاعت کریں گے اور ایک تنظیم کی وجہ سے وہ اپنے اس فرض کو نہایت آسانی سے سرانجام دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ برگزیدہ گروہ جس پیغام کو لیکر دوسروں کے پاس جائے گا وہ پہلے اس پر خود عمل کریگا۔ اور اس رنگ میں رنگین ہوگا جس رنگ میں خدا انہیں رنگین کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم ان کی حالت کو یوں بیان کرتا ہے:۔

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ

(الشعراء)

اور تو سجدہ کرنے والی جماعت میں اِدھر اُدھر پھرتا ہوتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صحابہؓ کا گروہ نہ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ اپنے اندر رکھتا تھا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا تھے۔ ان سے وہ ذرا بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہوتے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے اعلیٰ درجہ کے ساتھی ملے ہوئے تھے کہ آپ جس طرف بھی منہ کرتے اُدھر ساجد ہی ساجد نظر آتے تھے۔ جرنیلوں کی طرف منہ کرتے تو آپ کے پاس ساجد جرنیل تھے۔ قاضیوں کی طرف منہ کرتے تو آپ کے پاس ساجد قاضی تھے۔ مدرسوں کی طرف منہ کرتے تو آپ کے پاس ساجد مدرس تھے۔ صوفیاء کی طرف منہ کرتے تو آپ کے پاس ساجد صوفیاء تھے۔ اقتصادیات و تمدن کے ماہرین کی طرف منہ کرتے تو آپ کے پاس ساجد ماہرین اقتصاد اور ساجد ماہرین تمدن تھے۔ غرض جس طبقہ کی طرف بھی آپ منہ کرتے آپ کو ایسے لوگ مل جاتے جو اس فن کے بھی ماہر ہوتے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور عبادتگذار بھی ہوتے۔ اسی احسان کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے گرد و پیش سب موحد ہی موحد ہیں اور تو رات دن موحدین میں پھرتا ہے۔۔۔۔۔ اس میں شک نہیں کہ بعض انبیاء کی بیویاں ان پر ایمان نہیں لائی تھیں۔ بعض کی اولاد نے انکی نبوت کا انکار کر دیا تھا اور گو بیویوں یا اولاد کے انکار سے نبی کی شان میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں تھیں تو خدا تعالیٰ کے دین پر فدا۔ آپ کی اولاد تھی تو وہ بھی دین پر قربان۔ آپ کے ساتھی تھے تو وہ اسلام کے سچے عاشق۔ یہاں تک کہ سب تعلق رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ساجد بنا دیا۔ اور یہ ایک ایسی خصوصیت تھی جو اور کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو جہاں کہیں بھی جاتا ہے موحدین اور ساجدین میں پھرتا ہے۔ تیرے گھر میں توحید، تیرے دوستوں میں توحید" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۴۸۱-۴۸۲)

ایک دوسری جگہ صحابہؓ کے برگزیدہ گروہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے:۔

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ۔

(عبس آیات ۱۶-۱۷)

قرآنی صحیفے لکھنے والوں اور دُور دُور سفر کرنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں جو معزز

ہیں اور اعلیٰ درجہ کے نیکوکار ہیں۔

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم ایسے سپاہیوں کے ہاتھوں میں دیا جائے گا جو مسافر بھی ہوں گے اور لکھنے والے بھی۔ یعنی ایک طرف صحابہ کرامؓ اپنے زمانہ کے لوگوں کے دلوں کو فتح کرنے کے لئے دُور دُور کا سفر کریں گے جیسے صحابہ کرامؓ قرآن کریم کو اپنے ہاتھ میں لے کر چین، ہندوستان، ایران، عراق، مصر، بربر اور روم وغیرہ تک چلے گئے اور دوسری طرف وہ اس کتاب کو لکھ لکھ کر دنیا میں پھیلا دیں گے۔ تا ہر زمانہ کے لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

کِرَامٍ کے لفظ سے بتایا کہ وہ دنیا کو قرآنی ہتھیار سے فتح کرنے کی وجہ سے بڑی بڑی عزت پائیں گے اور ان عزتوں کی وجہ سے وہ مغرور نہیں ہوں گے بلکہ وہ نیکیوں میں مزید ترقی کریں گے۔ دوسروں پر احسان کرنے والے اور ان کے غمخوار ہوں گے اور اپنی ترقی کو ذاتی بڑائی کا موجب نہیں بنائیں گے۔

بَرَرَۃٍ کے لفظ میں بتایا کہ صحابہؓ قرآنی دولت کو ہاتھوں ہاتھ لٹائیں گے۔ اس میں بخل نہیں کریں گے اور اس سے ان کی نیت کوئی ذاتی مفاد حاصل کرنا نہیں ہوگی بلکہ اس کے بدلہ میں وہ صدق دلی سے صرف رضائے الٰہی کے طالب ہونگے۔ نیز بتایا کہ وہ اس قرآن کی طرف لوگوں صرف بلائیں گے ہی نہیں بلکہ خود اس کے احکام کے پورے فرمانبردار ہوں گے۔ اور اپنے نیک نمونہ کی وجہ سے لوگوں کو قرآن کریم کی طرف کھینچیں گے۔

کِرَامٍ کے لفظ میں اس طرف بھی اشارہ فرمایا کہ صحابہؓ سخی اور معطاء ہوں گے۔ وہ زیادہ سے زیادہ علوم قرآنیہ کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے اور اس کوشش میں اتنا تن من دھن سب کچھ لگا دیں گے۔ پھر وہ اس کام کے بدلہ میں کوئی بدلہ لینا پسند نہیں کریں گے بلکہ ان کی یہ خدمات بالکل رضاکارانہ قسم کی ہوں گی۔ اور اس کام کے سلسلہ میں اگر کوئی ان کے راستہ میں روک بننے کی کوشش کرے گا تو وہ اس سے جھگڑنے کی بجائے درگزر سے کام لینے والے ہوں گے۔ پھر اس لفظ میں بتایا کہ وہ قرآنی خدمات کی وجہ سے خود ہی عزت نہیں پائیں گے بلکہ یہ عزت ان کی اولاد کو بھی ورثہ میں ملے گی۔

پھر فرماتا ہے:۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ۔

(الکہف آیت ۲۹)

اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھ جو اپنے رب کو اس کی خوشنودی چاہتے ہوئے صبح و شام پکارتے ہیں اور تیری نظریں انکو پیچھے چھوڑ کر آگے نہ نکل جائیں۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ صحابہ کرامؓ صبح و شام اللہ تعالےٰ کی عبادت میں محو رہنے والے ہیں۔ اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے فضل کو حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ یہ لوگ میری عبادت میں محو ہیں اور میری خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ اس لئے تُو نے ان کی قربانیوں کو نہیں بھولنا بلکہ ہر دم ان کا خیال رکھنا ہے۔

دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔

(الفتح آیت ۳۰)

اور جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت رکھنے والے ہیں۔ جب تو انہیں دیکھے گا انہیں شرک سے پاک اور اللہ کا مطیع پائے گا وہ اللہ کے فضل اور رضا کی جستجو میں رہتے ہیں۔ انکی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان سے کی جا سکتی ہے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ صحابہؓ کفار کے لئے بڑے سخت واقع ہوئے ہیں مگر ان کا آپس میں سلوک انتہائی رحم اور شفقت پر مبنی ہے۔ وہ رات اور دن خدا تعالےٰ کے حضور رکوع و سجود میں بسر کرتے اور اس کا فضل تلاش کرتے ہیں اور اس کی رضا کے حصول کیلئے ہمیشہ سرگرم رہتے ہیں اور ان کی اس پاکیزہ زندگی کا نشان خود ان کے چہروں سے عیاں ہو گیا ہے۔ پھر صحابہ کرامؓ میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ وہ میدانِ جنگ میں بھی نمازوں کی ادائیگی کا التزام رکھتے ہیں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالےٰ کے حضور سربسجود رہتے اور دعاؤں اور ذکر الٰہی میں اپنا وقت گزارتے ہیں۔ لیکن جہاں تک مقابلہ کا سوال ہے وہ بڑے بھاری تجربہ کار اور مسلح لشکر کے مقابلہ میں بھی اس کے لئے پیغامِ موت بن کر نمودار ہوتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کی فدائیت کی مثال جنگ بدر کے میدان میں ملتی ہے جہاں قریباً نہتے ہونے کی حالت میں انہوں نے اپنے سے تین گنا زیادہ مضبوط اور مسلح لشکر کا مقابلہ کیا اور پھر ان پر فتح پائی۔ اور پھر جب انہوں نے اس لشکر کی آمد کی خبر سُنی تو وہ ذرا بھی گھبرائے نہیں بلکہ وہ دشمن پر جھپٹنے کے لئے آمادہ و تیار تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مشورہ طلب کیا تو ایک انصاری نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ درست ہے کہ ہجرت کے موقعہ پر آپ اور ہم میں یہ معاہدہ ہوا تھا کہ ہم شہر کے اندر رہ کر دشمن کا مقابلہ کریں گے اور آپ کی حفاظت کریں گے لیکن شہر سے باہر جا کر لڑنا پڑا تو یہ ہماری طاقت سے باہر ہے اس صورت میں ہم آپ کی حفاظت کے پابند نہیں ہوں گے۔ لیکن یا رسول اللہ! یہ معاہدہ تو اسوقت ہوا تھا جب ہم آپ کی ذات سے پوری طرح واقف نہیں تھے لیکن اب ہم واقف ہو چکے ہیں اس لئے وہ معاہدہ قابلِ عمل نہیں رہا۔ اب ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا آپ تک نہ پہنچے اور یہ الفاظ کوئی بڑ نہیں تھے بلکہ بعد میں جنگ بدر میں صحابہ کرامؓ نے (وہ انصار تھے یا مہاجرین) ان الفاظ کو پورا کر دکھایا۔ انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اور اپنی قیمتی جانیں قربان کر کے دشمن کو میدانِ جنگ سے کافی نقصان پہنچا کر بھگا دیا۔ اور یہ کیوں نہ ہوتا اللہ تعالےٰ نے خود ان کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ جب دشمن کے مقابلہ پر آئیں گے تو بہرحال غالب آئیں گے مغلوب ہونا ان کی قسمت میں نہیں لکھا گیا۔ بہرحال صحابہ کرامؓ دین کے لئے اتنی غیرت رکھتے تھے کہ کفر کی ہر طاقت کے مقابلہ میں ایک مضبوط چٹان کی طرح ڈٹ جاتے تھے اور کسی بڑی سے بڑی مصیبت کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

پھر فرمایا کہ حالات چاہے کس قدر مخالف ہوں وہ کسی غلط اثر کو قبول نہیں کرتے نیز وہ اچھی چیز کے اثر کو رد نہیں کرتے۔ مذہب اور دین کے مخالفوں کے سامنے وہ پہاڑ کی مانند کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن جہاں تقویٰ، باہمی اخوت اور برادری کا سوال ہو وہ نرمی، ہمدردی اور رحم دلی کے مجسمے بن جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک دوسری جگہ انصار کی صفت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(الحشر آیت ۱۰)

وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے اور اپنے دلوں میں اس مال کی کوئی خواہش نہیں رکھتے تھے جو اُن کو دیا گیا تھا اور وہ باوجود اس کے کہ خود غریب تھے مہاجرین کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے تھے اور جن لوگوں کو اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھا جائے ایسے تمام لوگ بامراد ہونے والے ہیں۔

(باقی)

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیزم حمید الدین کو اللہ تعالیٰ نے جو بیٹا عطا فرمایا ہے اسکی صحت بہت کمزور ہے نیز بچے کی والدہ کی صحت بھی اچھی نہیں۔ ان ہر دو کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار نور الدین خوشنویس ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ
اور
ہماری ذمہ داری

(مکرم الحاج مسعود احمد خورشید کراچی)

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اپنے خلفاء کرام کے ذریعہ دین متین کو تمکنت بخشتا ہے۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ کے فرشتے مخفی طور پر بھی ایسے سامان مہیا کرتے ہیں جو دین کو تمکنت بخشتے ہیں۔ جن کی عظمت ان پیشگوئیوں اور پیش خبریوں کے ذریعہ بھی ظاہر ہوتی ہے۔ جو خلفائے کرام فرماتے ہیں حال ہی میں ہم افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے اور اسلامی غلبہ کے اس علاقہ میں قائم کرنے کے لئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز نے قریباً پچیس سال کا عرصہ متعین فرمایا ہے۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا ہے کہ اس غلبہ کے لئے جماعت کو مالی اور جانی قربانیاں ہر لمحہ کرنی پڑیں گی۔ چنانچہ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جہاں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک فرمائی ہے وہاں اساتذہ کرام اور ڈاکٹر صاحبان کو بھی قربانی اور ایثار کی تحریک فرمائی ہے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تقریر کے دو اقتباس پیش کرتا ہوں جو حضور نے مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء میں ارشاد فرمائی۔ حضور فرماتے ہیں:-

"میں جماعت کے دوستوں پر یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم اپنے ایمان کو سلامت لے جانا چاہتے ہو.... تو تمہیں یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ جن امور کو اسلام نے ایمان کا اہم ترین حصہ قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک جہاد بھی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص جہاد کے موقعہ پر پیٹھ دکھاتا ہے وہ جہنمی ہو جاتا ہے اور جہاد میں کوئی شخص حصہ ہی کس طرح لے سکتا ہے جب تک کہ فوجی فنون کو سیکھنے کے لئے نہیں جاتا ہے"

پھر فرمایا:-

"اگر قرآن نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے اور اگر احمدیت سچی ہے تو لازماً اپنے ملک کی حفاظت کے لئے اس وقت جو موقعہ پیدا ہوا ہے اس میں تمہیں حصہ لینا پڑے گا۔ کیونکہ یہ تغیر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کے لئے پیدا کیا ہے ہم نہیں جانتے کہ اسلام کی آئندہ ترقی کے لئے زیادہ قربانیاں ہم کو ہندوستان میں دینی ہوں گی یا افریقہ میں۔ لیکن فرض کرو کہ افریقہ میں پیش آتی ہیں تو وہاں کے احمدی ہمارا نمونہ دیکھیں گے اگر ہم اس وقت اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے تو ہم ان سے کہہ سکیں گے کہ ہمارے ملک اور قوم پر جب حملہ ہوا تو ہم نے اس کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کو قربان کر دیا یہ نمونہ ہے جس سے وہ سبق سیکھیں گے اور اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے

.....

تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۶۷۷

چنانچہ ہمارے اساتذہ کرام اور ڈاکٹر صاحبان کو اس دینی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ جس کی اس وقت ہمارے افریقن بھائیوں کو ان کی جسمانی اور روحانی امراض دور کرنے کی ضرورت درپیش ہے اور خود امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو وعدے اپنے اس دورہ میں افریقن بھائیوں سے کئے ہیں ان کے عمل درآمد میں ذرہ بھر تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی تقریر کا ایک اقتباس پیش ہے حضور فرماتے ہیں:-

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک حبشی غلام نے ایک قوم سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ فلاں فلاں رعایتیں تمہیں دی جائیں گی۔ جب اسلامی فوج گئی تو اس قوم نے کہا کہ ہم سے تو یہ معاہدہ ہے فوج کے افسر اعلیٰ نے اس معاہدہ کو تسلیم کرنے سے لیت ولعل کی تو بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی انہوں نے فرمایا۔ مسلمانوں کی بات جھوٹی نہ ہونی چاہیئے۔ خواہ غلام کی ہو۔ مگر یہ غلام کا نہیں جماعت کے امام کا وعدہ ہے"

تاریخ احمدیت
جلد ششم صفحہ ۵۵۳

پس میرے بھائیو اور عزیز و اخوانو تمہیں کتنی ہی مشکلات اٹھانی پڑیں اپنے امام ایدہ اللہ الودود کے وعدہ کو ہمت اور جواں مردی کے ساتھ پورا کرو۔ تاکہ دین کو تمکنت حاصل ہو اور اسی میں ہماری ۔۔۔ اور ہماری نسلوں کی بھلائی کا راز مضمر ہے ع

بکوشید اے جواناں تا بدیں ہمت شود پیدا

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے کے بارہ میں یعنی راہ خدا میں خرچ کرنے اور خدا کے مقرر کردہ امام اور خلیفہ برحق کے ارشاد کی تعمیل میں ۔۔۔ اپنے بھائیوں کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرنے سے انسان کیسے اجر عظیم کا مستحق ہوتا ہے۔ اس کے متعلق ارشاد باری ہے:-

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ
وَاسْمَعُوا وَاَطِيْعُوْا وَ
اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

پس جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا۔ جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ
حَلِيْمٌ ۙ

اگر تم اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے مالوں میں سے ایک اچھا حصہ کاٹ کر الگ کر دو تو وہ اس حصہ کو تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت قدردان (اور) ہر بات کو سمجھنے والا ہے

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

سورۃ التغابن آیت ۱۷ تا ۱۹

وہ حاضر اور غائب کو جانتا ہے اور غالب (اور) حکمت والا ہے

خلیفہ کا مقام نائب رسول کا مقام ہے اور قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنا اس پر اسی طرح فرض ہے جیسے رسول پر اس لئے اس بابرکت تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے جو احباب ابھی حصہ نہیں لے سکے انہیں حصہ لینا چاہیئے یا جنہوں نے استطاعت سے کم حصہ لیا ہو وہ اضافہ کریں تا خدا تعالیٰ ہم پر امام وقت کی تحریکات میں حصہ لینے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی وجہ سے اپنے افضال نازل فرمائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الٰہی صد کرم کن ہر کسے کہ او ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر کسے آفت شود پیدا

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

برائے فروخت

ایک کنال قطعہ اراضی میں تعمیر شدہ تین رہائشی کمروں نیز باورچی خانہ پر مشتمل پختہ مکان واقع B-۱۲ دارالصدر غربی الف ربوہ برائے فروخت ہے۔ ماحول پرسکون اور پانی میٹھا ہے۔ گرڈ کا بجلی گرلز سکول اور ریلوے سٹیشن نزدیک ہے خواہشمند حضرات درخواست پر خط و کتابت کریں یا بالمشافہ ملیں

چوہدری اشرف علی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر
مرالی والہ۔ ضلع گوجرانوالہ

ہمارے تاجر حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر ہر شخص (تاجر) یہ عہد کرے کہ میں ہفتہ کے پہلے دن پہلا سودا خدا تعالیٰ کے نام پر کروں گا تو ہر ہفتہ کے دن اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ دیکھوں آج خدا تعالےٰ کے سودے میں دس روپیہ کا گاہک آتا ہے یا دو پیسے کا گاہک آتا ہے ..... اس کا فرض یہی ہے کہ وہ ہفتہ کے پہلے سودے (گاہک) کا منافع مساجد (ممالک بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے دیدیا کرے"۔

اللہ تعالےٰ ہمارے تاجر حضرات کی کمائی میں برکت ڈالے اور اپنی عزیز کمائی میں سے سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل کرکے اللہ تعالےٰ سے خاص انعامات کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ ڈھاکہ کی سرگرمیاں

مجلس اطفال الاحمدیہ ڈھاکہ نے ماہ جون میں بڑے جوش و خروش سے عشرہ اطفال منایا۔ بچوں کے مابین دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلوں کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ تلاوت قرآن کریم۔ اذان تقریر اور دینی معلومات کے علمی مقابلے ہوئے۔ ورزشی مقابلوں میں سائیکل ریس۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ ہڑپہ جمپ میوزیکل چیئرز اور پیغام رسانی کے مقابلے شامل ہیں۔

ان تمام مقابلوں میں اطفال نے بڑے شوق اور دلچسپی سے حصہ لیا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

مکرم چوہدری نیاز محمد صاحب ولد چوہدری نبی بخش صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۵۱ سابق معلم وقف جدید نے چک نمبر ۴۰ D.B ضلع سرگودھا سے وصیت کی تھی۔ جو کہ بعد میں چک نمبر ۳۹ D.B چلے گئے تھے دفتر ہذا کو ایک لمبا عرصہ سے ان کا پتہ معلوم نہیں ہو سکا اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی صاحب اس اعلان کو خود پڑھیں تو براہ مہربانی اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپردازان ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۳ بروز جمعۃ المبارک احمدیہ ہال کراچی میں میرے چھوٹے بھائی عزیزم مسعود احمد خاں صاحب ابن مکرم محمد ظہور خاں صاحب پٹیالوی حال احمد نگر ضلع جھنگ کا نکاح مبشرہ شاہینہ بنت مرزا عبدالرحمان صاحب مرحوم قادیانی حال ڈرگ کالونی کراچی کے ہمراہ بعوض مبلغ چار ہزار روپے مہر مکرم مولانا عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے خوشی اور برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر) عبدالشکور اسلم قائد خدام الاحمدیہ ڈرگ کالونی کراچی)

درخواست دعا

(۱) خاکسار کے دادا جان منشی محمد دین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بینائی بالکل کام نہیں کرتی (۲) محترم حکیم غلام احمد صاحب بھٹی آف کوٹ لکھپت ضلع لاہور بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو بزرگوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد انور حق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں

پانچ سو روپیہ وعدہ کرنیوالے مخلصین

ضلع جھنگ

الحاج محمد عبداللہ مع اہلیہ دختر جھنگ صدر
میاں ناصر علی صاحب " "
ڈاکٹر محمد بخش صاحب " "
ماسٹر علی محمد معہ اہلیہ صاحبہ والدین مرحومین "
چوہدری محمد شفیع صاحب معہ خاندان " "
چوہدری محمد صدیق صاحب مع اہل و عیال " "
میاں مختار احمد صاحب حیدر " "
دوانا محمد اشرف خان صاحب " "
قاضی عنایت اللہ احمد صاحب " "
میاں رفیق احمد صاحب " "
مہر خان محمد صاحب بھروانہ مع اہل و عیال چک چچکانہ
میاں غلام محمد صاحب جھنگ صدر
چوہدری محمد اقبال صاحب صابن والے "
" محمد یوسف صاحب مع اہل و عیال "
میاں احمد دین جمال الدین صاحب " "
میاں محمد حسین صاحب اکاؤنٹنٹ " "
چوہدری محمد حسین صاحب مع اہل و عیال " "
میاں شریف احمد صاحب " " "
چوہدری فیض محمد صاحب " " "
چوہدری محمد نواز صاحب " " "
چوہدری جہاں خان صاحب ڈرائچ چک ۳۰ ج جھنگ
چوہدری بشیر احمد صاحب پیلووال بیدان "
" محمد ابراہیم صاحب چیمہ پیلووال "
" داؤد احمد صاحب " "
" منور احمد صاحب " "
ملک بشیر علی صاحب اولڈ سٹوڈنٹ قادیان ربوہ
صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب
معہ بیگم صاحبہ "
لجنہ اماء اللہ دارالیمن شرقی "
مکرمہ امۃ الحفیظ عفت صاحبہ "
محمد حنیف صاحب "
امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہری "
سید عبدالقیوم شاہ صاحب "
محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی منور صاحب "
ملک مبارک احمد صاحب "
محترمہ اہلیہ محمد رفیع صاحب دارالعلوم "
محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ
صدر لجنہ اماء اللہ "
ڈاکٹر عبدالرؤف غنی صاحب
معہ ہمشیرہ صاحبہ "
ڈاکٹر عبدالشکور غنی صاحب مع اہل و عیال "
مکرم عبدالرشید صاحب غنی

محمد دین صاحب مع اہل و عیال لاہور
میجر بشیر احمد صاحب " "

صوبہ سندھ

مکرم گلزار احمد صاحب مع اہل و عیال خیرپور
" چوہدری عبدالحمید صاحب جاوید
معہ اہلیہ چک ۱۵ ڈگری
" چوہدری محمد دین صاحب گوٹھ شاہدین
" محمد اکرم خان صاحب حیدرآباد
" خلیل احمد صاحب "
" ماسٹر عبدالرزاق صاحب منجانب والد خود "
" مودود احمد خان صاحب "
" خواجہ مبارک احمد صاحب "
" چوہدری منصور احمد " "
" محمد یعقوب صاحب اوورسیئر ایم ڈی ایس "
" محمود احمد خان صاحب ٹنڈو محمد خان
محترمہ اہلیہ صاحبہ علی احمد صاحب بنی سرور
مکرم مبارک احمد صاحب
پی۔ اے۔ ایف چک ۷ کھوسکی
" ملک محمود احمد صاحب حیدرآباد
" چوہدری محمد صادق صاحب مع اہل و عیال "
" ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب "
" محمد عبداللہ صاحب چک ۱۵ ڈگری
" چوہدری صلاح الدین صاحب محمد آباد
" برکات احمد صاحب ذبیح حیدرآباد
" لیفٹیننٹ مس صابرہ سلطانہ صاحبہ "
" بابو احسان اللہ صاحب بنی سرور
" مبارکہ بیگم صاحبہ " "
" عبداللطیف صاحب اٹھوال " "
" حافظ عبدالواحد صاحب " "
" صوبیدار محمد خان صاحب دلیہ کینجھر
" چوہدری بشیر احمد صاحب اٹھوال شریف آباد
" غلام رسول صاحب " "
" محمود احمد صاحب " "
" میاں دین احمد صاحب پھیرو چیچی
محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنی سرور
مکرم چوہدری منیر احمد صاحب جمال پور
لجنہ اماء اللہ جمال پور
جماعت احمدیہ " " گوٹھ احمد پال
" چوہدری علی محمد صاحب صحابی
" چوہدری خورشید احمد صاحب مع اہل و عیال
چک ۱۳۱ خیرپور
" میاں محمد فاضل صاحب " "
" چوہدری بشیر احمد صاحب مع برادران "

(باقی)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۱۲۹

میں امۃ الحکیم زوجہ طاہر احمد ظفر صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لائل پور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۲۴ تولے۔ مالیتی ۲۶۰۰/- روپے۔

۲- حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ راشدہ ربانی ۵/۵ مبارک احمد طاہر وکالت علیا تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ مبارک احمد طاہر واقف زندگی ۵/۵ وکالت علیا تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد یوسف ناصر واقف زندگی وکالت مال تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۱۳۱

میں رابعہ بیگم زوجہ میاں عبدالرحمٰن صاحب قوم مغل چغتائی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۷۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے۔

۲- زیورات طلائی مالیتی ۲۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اسوقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رابعہ بیگم ۵/۵ میاں عبدالرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ڈائریکٹر بیرون دہلی دروازہ دارالسلام منزل ۱/۸ لاہور۔

پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ راشدہ ربانی ۵/۵ مبارک احمد طاہر وکالت علیا تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ مبارک احمد طاہر واقف زندگی ۵/۵ وکالت علیا تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد یوسف ناصر واقف زندگی وکالت مال تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۱۳۰

میں راشدہ ربانی زوجہ مبارک احمد طاہر صاحب قوم آرائیں۔ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰/- روپے۔

۲- زیور طلائی وزنی ۱۰ تولے ۱۵۸۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ راشدہ ربانی ۵/۵ مبارک احمد طاہر وکالت علیا تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ مبارک احمد طاہر واقف زندگی ۵/۵ وکالت علیا تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد یوسف ناصر واقف زندگی وکالت مال تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ مرزا نذیر حسین چغتائی برادر موصیہ لاہور

گواہ شد۔ خواجہ محمد شریف صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور

مسل نمبر ۲۰۱۳۲

میں مبشر ناصر احمد ولد مبارک احمد صاحب قوم مکھے زئی افغان پیشہ طالبعلمی عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

ایک صد دکانی کی گھڑی مالیتی ۱۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

المعبد:- مبشر ناصر احمد ۹/۹ سنگیو سوسائٹی کراچی نمبر ۳۸

گواہ شد:- ایم اسلم امتیاز۔ نائب سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:- عبدالرحمان کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۱۳۳

میں بشیر احمد اے۔ ایس۔ آئی ولد منشی ظفر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- ایک مکان پختہ واقعہ محلہ دشتوڑ ضلع مظفر گڑھ مالیتی ۲۵۰۰/- اس میں ۱/۲ حصہ دار میرا حقیقی بھائی ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

المعبد:- بشیر احمد اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس مکان ۹۵۱ نہاجر کالونی بغداد الجدید بہاولپور

گواہ شد:- رانا مبارک احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور

گواہ شد:- محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ صدر جماعت ربوہ

مسل نمبر ۲۰۱۳۵

میں عاشق محمد ولد ملک وارث خان صاحب۔ قوم مجوکہ کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- اراضی ۱۰۰ کنال جس میں سے نصف دریا برد اور نصف قابل کاشت لیکن والدہ کی زندگی تک ان کی کفالت میں ہے مگر ملکیت میری ہے۔

مالیتی ۹۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

المعبد:- عاشق محمد۔ بھیرہ ڈاکخانہ حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا

گواہ شد:- عنایت اللہ انسپکٹر بیت المال ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:- محمد اشرف امیر جماعت احمدیہ بھیرہ۔ ضلع سرگودھا۔

درخواست دعا

میرا بھائی عزیزم منور محمود عرصہ ایک ماہ سے بوجہ بخار بیمار ہے اب چند دنوں سے حالت یہ ہے کہ دن کے وقت ہوتا ہے اور رات کو شدت سے ہو جاتا ہے اور بہت کمزور ہو گیا۔ احباب دعا سے صحت کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناصر احمد پسر منور احمد)

مظلوم کی مدد کرنا ایک بہت بڑی قیمتی چیز ہے

اصل تقویٰ یہ ہے کہ جس کا حق مارا جا رہا ہو انسان اس کی تائید کیلئے کھڑا ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ الماعون کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"مکہ میں حلف الفضول کا معاہدہ ہوا یعنی تین فضل نامی شخصوں نے ایک انجمن بنائی کہ اس کے سب ممبر قسم کھائیں کہ مظلوم کی مدد کریں گے.... اس معاہدہ کے بعد وہ نوجوان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی پہنچے۔ یہ دعویٰ سے پہلے کی بات ہے۔ آپ نے بھی غرباء کی مدد کرنے کی قسم کھائی اور اس معاہدہ میں شامل ہو گئے مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ نوجوان اس معاہدہ کو بھول گئے لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو سچے آدمی تھے آپ کو یہ معاہدہ یاد رہا۔ جب آپ نے دعویٰ کیا تو ایک دن بعض مخالفوں نے شرارتاً یہ چاہا کہ آپ کا امتحان لیا جائے۔ انہوں نے سوچا کہ آپ نے بھی غریبوں کی حمایت کے لئے قسم کھائی تھی اب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ غریبوں کی حمایت کرتے ہیں یا نہیں روایات میں آتا ہے کہ ایک بدوی تھا جس سے ابوجہل نے کچھ سامان لیا تھا مگر اس کی رقم اسے نہ دی تھی۔ وہ بدوی مکہ میں آتا اور شور مچاتا کہ ہم باہر سے آتے ہیں اپنا سودا یہاں فروخت کرتے ہیں مگر مکہ کے یہ لوگ جو بیت اللہ کے محافظ اور مذہبی آدمی سمجھے جاتے ہیں ہم پر اس رنگ میں ظلم کرتے ہیں اور جب لوگ اس سے دریافت کرتے کہ کیا ہوا تو وہ کہتا کہ ابوجہل نے میری اتنی رقم دینی ہے مگر وہ نہیں دیتا۔ وہ کچھ فاتر العقل سا تھا اور یوں اس کا نقصان بھی کافی ہوا تھا۔ جب وہ اس طرح بار بار شور مچاتا تو ایک دن لوگوں نے مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ اسے محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس بھیج دو اور اسے کہا کہ وہ آپ کو ساتھ لے جائے۔ ان کی نیت نیک نہیں تھی ان کا منشاء صرف یہ تھا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ نہ گئے تو ہم کہیں گے کہ دیکھو آپ نے غریبوں کی مدد کے لئے قسم کھائی ہوئی تھی مگر اس کو پورا نہ کیا اور اگر گئے تو چونکہ ابوجہل آپ کی بات نہیں مانے گا آپ ذلیل ہونگے۔ بہرحال انہوں اس بدوی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھجوا دیا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے حالات سُنے تو آپ نے اسی وقت اپنی چادر سنبھالی اور اس بدوی کے ساتھ چل پڑے۔ ابوجہل کے دروازہ پر پہنچ کر آپ نے دستک دی جب وہ باہر آیا تو آپ نے فرمایا اس بدوی کی کچھ رقم آپ نے دینی ہے اسے روپیہ کی سخت ضرورت ہے میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ اس کی رقم اسے دے دیں۔ اس نے کہا اچھا میں ابھی لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ اندر گیا اور روپیہ لا کر اسے بدوی کو دے دیا۔ جب اسکے دوستوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اسے طعنہ دیا کہ تم تو ہمیں کہتے تھے کہ ان کا مال کھانا جائز ہے .... ابوجہل نے انہیں یہ جواب دیا کہ خدا کی قسم جب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے پاس آئے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے دائیں اور بائیں دو مست اونٹ کھڑے ہیں اور مجھے یوں معلوم ہوا کہ اگر میں نے انکار کیا تو یہ دونوں اونٹ مجھ پر حملہ کر دیں گے اس لئے میں ڈرا اور میں نے روپیہ لا کر دے دیا.... احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ کیا جاہلیت کی کوئی بات ایسی ہے جسے آپ پسند فرماتے ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں حلف الفضول ایک ایسی چیز تھی کہ آج میں اسے اسلام میں بھی پسند کرتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا لَوْ دُعِیْتُ الْاٰنَ لَاَجَبْتُ۔ اگر اب بھی میں اسکی طرف بلایا جاؤں تو میں اس میں ضرور شامل ہوں۔ مظلوم کی مدد کرنا ایک بہت بڑی قیمتی چیز ہے مگر افسوس کہ مسلمانوں میں سے اب یہ بالکل مٹ گئی ہے۔ وہ یوں تو بڑے جوش و خروش کا اظہار کرتے ہیں مگر غریبوں کی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ لوگ ایک دوسرے کے منہ کی طرف دیکھتے ہیں اور جس کا لحاظ ہوتا ہے اسکی طرفداری کرتے ہیں حالانکہ اصل تقویٰ یہ ہے کہ جس کا حق مارا جا رہا ہو اسکی تائید کیلئے انسان کھڑا ہو جائے اور اسکا حق دلوانے کیلئے دوسرے کے دروازہ پر دھرنا مار کر بیٹھ جائے اور کہے کہ میں تب تک نہیں ہٹونگا جب تک اس کا حق اسے نہ دلوا لوں"

(تفسیر کبیر سورہ الماعون صفحہ ۲۶۱ تا ۲۶۳)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ انصار اللہ بھی انعقاد پذیر ہوتی ہے۔ اس شوریٰ میں مجلس انصار اللہ کی ترقی کے بارہ میں مفید تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ شوریٰ کے لئے ایجنڈا سالانہ اجتماع سے کم از کم ایک ماہ پہلے تیار کر کے غور کے لئے مجالس کو بھجوایا جاتا ہے۔ مجلس کی ترقی کے لئے راہیں سوچنا ہر مجلس کے لئے ضروری ہے اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ مجلس کی بہتری کے لئے تجاویز سوچیں اور ان کو اپنی مجلس عاملہ کی منظوری سے مبین الفاظ میں خوشخط لکھ کر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ مرکز میں تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۲۴ تبوک (ستمبر) رکھی گئی ہے مجالس کوشش کریں کہ اس سے پہلے پہلے اپنی اپنی تجاویز مرکز میں حسب قواعد بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نگر پارکر ضلع میرپور خاص میں ایسے کاروباری افراد کی ضرورت ہے جو یہاں پر آٹا پیسنے کی چکی۔ تیل نکالنے والی مشین۔ لکڑ ہیما اور روئی دھنے والی مشین لگا سکیں۔ اس علاقہ میں دور دور تک کوئی ایسی مشین نہیں ہے اور عوام کو بہت تکلیف ہے۔ یہاں کام کرنے سے صرف اپنا فائدہ ہو گا بلکہ کار ثواب بھی ہے۔ جو دوست خواہش مند ہوں وہ براہ کرم میرے ساتھ رابطہ قائم فرمائیں تاکہ انکی راہنمائی کی جا سکے۔

درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ دفتر وقف جدید میں بھجوائی جائیں۔

طیب علی خادم امیر معلمین
احمدیہ مشن ہاؤس نگر پارکر ضلع تھر پارکر

وقفِ جدید کی آخری سہ ماہی شروع ہونیوالی ہے

جمع شدہ رقوم فوری طور پر وقفِ جدید کے حساب میں ارسال کی جاویں

اگست ۱۹۷۰ء کا مہینہ ختم ہونے والا ہے لیکن کئی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک جولائی کے چندہ وقفِ جدید کی وصولی بھی مرکز میں بحساب وقفِ جدید نہیں بھجوائی گئی۔

سیکرٹریان مال / وقفِ جدید کو کئی بار لکھا جا چکا ہے کہ وہ ہر ماہ کے ختم ہونے پر اس ماہ کا چندہ خواہ وہ کم ہو یا زیادہ۔ فوری طور پر افسر صاحب خزانہ کے نام بحساب وقفِ جدید بھجوا دیا کریں مگر افسوس ہے کہ کئی عہدیدار اس ضمن میں سستی کر جاتے ہیں اور دفتر پر خواہ مخواہ ڈاک کا بوجھ پڑتا ہے۔

براہِ کرم اس ضمن میں مکمل احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ تمام امور فقط اللہ انجام دیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ (اہلیہ مکرم منشی محمد اسمٰعیل صاحب خوشنویس) کئی دن سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار چلی آ رہی ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔

(محمد ارشد کارکن صدر انجمن احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲